رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هوالحکیم العلیم — العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان — هوالعلیم العلیم

ماہوار رسالہ

# تبصرۃ الاطبّاء

مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید

جلد ۲ | بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۹

## مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبّی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

## فہرست مضامین


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ | نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حفظ صحت | ۳ | ۷ | نقد و تبصرہ | ۲۰ |
| ۲ | علاج الامراض | ۵ | ۸ | جوابات استفسارات | ۲۱ |
| ۳ | علم الادویہ | ۹ | ۹ | استفسارات | ۲۸ |
| ۴ | مراسلات | ۱۳ | ۱۰ | تازہ خبریں | ۳۲ |
| ۵ | آواز ناتواں | ۱۸ | ۱۱ | معزز ہمعصر حافی الصحت توجہ فرمائیں | ۳۳ |
| ۶ | مکالمہ باہمی | ۲۰ | ۱۲ | نئی تحقیقات و تجربات | ۳۵ |


ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر حکیم احمد الدین مالک انجمن خادم الحکمت شاہدرہ ہونی چاہئے

محمد ارشد نے مکتبہ نبویہ لاہور میں چھپوا کر شائع کیا اور حکیم احمد الدین سلطانی پریس شاہدرہ سے شائع کیا

# قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں جو بیرنگ روانہ ہوگا لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی۔پی ارسال کرنیکی اجازت بخشیں بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی۔پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر لیکن وی۔پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اتنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) جو اصحاب آئندہ کیلئے تین نئے خریدار پیدا کر کے انکی طرف سے سالانہ قیمتیں نقد دفتر میں بھجوا دینگے یا وی۔پی وصول کرا دینگے۔ انکا حق ہوگا کہ خود اپنے نام یا کسی دوست کے نام چھ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کرالیں۔ اور بصورت پانچ خریدار دینے کے ایک سال کے واسطے رسالہ مفت جاری کرا سکتے ہیں۔

(۵) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۶) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاکخانہ میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو منیجر کو آگاہ فرما دیا کریں۔ تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ دار نہیں۔

(۷) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

(۸) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔ منیجر

مسلسل مضمون

# حفظِ صحت

زیر نگرانی

ہوا نہایت اعلےٰ خوراک ہے جس پر انسان کی صحت۔ طاقت اور زندگی کا انحصار ہے۔ اور غذا کی طرح ہی یہ بھی بدن انسان میں جاکر جزو بدن ہوتی ہے یعنی غذا کی طرح ہی اس کے نہایت لطیف اجزاء بدل مایتحلل کا کام دیتے ہیں اور غذا کی طرح ہی اس خوراک کے فضلات بدن سے خارج کئے جاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ غذا منہ کے راستے معدہ میں پہنچائی جاتی ہے۔ اور وہاں سے اس کے لطیف اجزاء بذریعہ رگہائے ماساریقا خون میں ملتے ہیں۔ اور سارے جسم میں دورہ کرکے ہر ایک عضو میں مل جاتے ہیں۔ لیکن ہوا ناک کی راہ سے پھیپھڑوں میں جاکر ہاضم ہوتی اور اس کے لطیف اجزا خون میں مل کر سارے بدن میں طاقت پہنچاتے ہیں۔ جیسے غذا چند اجزاء سے مرکب ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح ہوا بھی چند اجزاء سے مرکب ہے۔ چنانچہ اسکے اجزاء یہ ہیں۔

(۱) نائٹروجن (بادشوریہ) یہ ایک بیرنگ بے بو اور بے ضرر گیس ہے جو ہوا کا اصل جزو اور تمام اجزاء سے مقدار میں زیادہ ہوتی ہے چنانچہ خالص ہوا کے ہر سو حصوں میں ۷۹ حصے یہ گیس ہوتی ہے۔ جو آکسیجن کو رقیق اور کمزور بناتی ہے۔

(۲) آکسیجن (بادنسیم) یہ بھی ایک بیرنگ۔ بے بو اور بے ذائقہ گیس ہے اور ہوا کا نہایت ضروری اور مفید جزو ہے جس پر انسان حیوان کی زندگی کا دارومدار اور انحصار ہے۔ کیونکہ ہر حیوان کی طاقت اور حس وحرکت اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ دنیا میں آگ بھی اسی کے ذریعہ ہی جلتی ہے۔ یہی گیس ہوا میں ملکر پھیپھڑوں میں غذائے خون بننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ خالص ہوا کے ہر سو حصوں میں ۲۱ حصے آکسیجن ہوتی ہے۔ لیکن خالص آکسیجن اسقدر تیز ہوتی ہے کہ اس میں سانس لینا

سخت مشکل ہے۔

**نوٹ** - ہوا کا یہ جزو اگر بالکل علیحدہ کر کے سونگھا جائے یعنی اس میں سے تنفس لیا جائے تو بھی زندگی محال ہے۔ لیکن اگر ہوا میں سے اسکو نکال کر باقی ہوا میں سانس لیا جائے تو بھی فوراً تمام جسم متشنج ہو کر موت لاحق ہو جاتی ہے۔

**امثلا** (۱) ایک چڑیا کو اگر کسی کھلے منہ کی بوتل میں ڈال کر اوپر سے مضبوط کاگ لگا دیا جائے تو وہ دو تین گھنٹوں میں ہانپ ہانپ کر مر جاتی ہے۔

(۲) اگر جلتے ہوئے دیئے (چراغ) کو اسی طرح کسی بوتل میں رکھ کر اوپر سے خوب ڈاٹ لگا دیں۔ تو وہ تھوڑے عرصہ کے بعد گل (خاموش) ہو جاتا ہے۔ پس چڑیا کیوں مر جاتی ہے۔ اور دیا کیوں گل ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چڑیا اس محدود ہوا میں سانس لیتی ہے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس ہوا میں سے جسقدر آکسیجن ہوتی ہے وہ تو بذریعہ پھیپھڑوں کے جزو بدن ہو جاتی ہے۔ اور باقی ہوا میں آکسیجن نہیں رہتی۔ اسواسطے ہوا ناقص اور ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اور اس قابل نہیں رہتی کہ حیوان اس میں زندہ رہ سکے۔ اور دیا اس واسطے گل ہو جاتا ہے کہ جب تک اس ہوا میں آکسیجن کا جزو ہوتا ہے دیا جلتا ہے۔ مگر جب آکسیجن صرف ہو جاتی ہے تو باقی ہوا اس قابل نہیں رہتی کہ دیا جل سکے۔ اسواسطے وہ گل ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آکسیجن ہی حرارت پیدا کرنے کا سبب ہے۔

(۳) کاربانک ایسڈ گیس (باد سموم یا ہوائے دخانی) یہ ہوا کا جزو بھی ایک صاف اور بیرنگ گیس ہے جو دیکھنے میں نہیں آسکتا۔ لیکن اس میں قدرے خوشبو ہوتی ہے۔ جو کہ سونگھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ نیز اس میں ایک ذائقہ بھی پایا جاتا ہے جو منہ کی راہ سے سانس لینے پر منہ میں معلوم ہوتا ہے

سلسلہ مضمون

# علاج الامراض

از مدیر رسالہ

یہاں تک کہ ہاتھ لگانے یا کپڑا چھو جانے سے درد اسقدر ہوتا ہے کہ سہارا نہیں جا سکتا۔ لیکن بغیر ہاتھ لگائے بھی ہوتا رہتا ہے۔ یہ نہیں کہ ہاتھ وغیرہ لگنے ہی سے ہو۔ عموماً یک لخت شروع ہو جاتا ہے۔ مگر ٹھیر ٹھیر کر ہوتا ہے۔ یعنی کبھی کم ہو جاتا ہے اور کبھی پھر زیادہ زور دیدیتا ہے مریض کی طبیعت چاہتی ہے کہ خصیہ کو نیچے کی طرف کھینچکر حالت اصلی پر لایا جائے۔ چنانچہ وقفہ کی حالت میں مریض اپنے خصیہ کو ہاتھ سے نیچے کو کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر اکثر اوقات ایسا کرنے سے پھر درد میں شدت ہو جاتی ہے اور مریض فوراً اس کوشش کو ترک کر دیتا ہے۔ ادنےٰ قسم کا درد تو چند منٹ رہکر خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ اور پھر چند ماہ تک آرام رہتا ہے۔ لیکن شدید درد جلد جلد حملہ کرتا اور دیر تک رہتا ہے حتےٰ کہ شدت درد سے مریض سخت بے چین اور ماہی بے آب کی طرح اوچھلا کرتا ہے۔ اور اس درد کے مقابلہ میں ترجیح دیتا ہے کہ فوطوں کو چیر کر خصیہ باہر نکال دیا جائے۔

**اسباب** (۱) مرض دوالی الصفن یا سوزاک وقرحہ مزمن یا ریگ گردہ یا ورم خصیہ

(۲) کثرت مجامعت یا جلق وغیرہ سے منی کا اخراج زیادہ ہو جس سے خصیوں کی حالت نازک اور ذی حس ہو جائے۔

(۳) وجع المفاصل یا نقرس کا مادہ خصیوں کی طرف میلان کرے۔

**علاج**۔ اس درد کا علاج دو قسم پر ہو سکتا ہے۔ اول وقتی علاج یعنی نوبت درد کے وقت کا علاج۔ دوم مستقل علاج جس سے پھر دورہ مرض نہ ہونے پائے۔ سو دوسری قسم کا علاج تو اصل امراض کا رفع کرتا ہے۔ جیسا کہ ہر ایک مرض کے بیان میں مسطور ہوگا۔ کثرت اخراج

منی کی صورت میں مستقل علاج سبب کو ترک کرانا اور مقویات خصیہ ادویہ دیگر خصیوں کی حالت کو درست کرتا ہے۔ چنانچہ میرے تجربہ میں نسخہ ذیل اکثر مفید پایا گیا ہے۔ تالمکھانہ۔ بیج بند۔ سُپاری گجراتی تخم سریالیہ سمندر سوکھ کلہم ہموزن لیکر کوٹ کر باریک کریں اور ۴ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام ہمراہ دودھ کھلایا کریں۔ اکثر دو ہفتہ سے تین ہفتہ تک اسکا استعمال کرنے سے خصیوں کو بخوبی طاقت آجاتی ہے۔ بشرطیکہ اخراج منی سے پورا پورا پرہیز رہے۔ اس کے بعد مریض کو ہدایت کر دیجائے کہ ایک ماہ کے اندر اندر کبھی جماع نہ کرے۔

وقتی علاج حسب ذیل دو طرح سے ہے۔ اول یہ کہ مخدرات کے طلا یا ضماد لگوا کر درد کو رفع کریں۔ ادویہ مخدرہ یہ ہیں۔ شوکران۔ افیون مکو۔ کافور۔ بذر البنج۔ بھنگ۔ بیخ نعاح وغیرہ ان میں سے ایک یا دو یا تین ادویہ کو ملا کر لعاب صمغ عربی یا سفیدی بیضہ مرغ میں گوندھ کر ضماد کریں دوسرا یہ کہ ٹکور یا گرم نطول سے پیڈو وغیرہ پر گرمی پہنچائیں۔ اس طرح سے باہر کی طرف امالہ ہو کر درد میں اکثر تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔ بعض معالج مخدرات کو محلات میں ملا کر گرم کر کے لیپ لگوا دیا کرتے ہیں جس سے تخدیر اور امالہ ایک ہی وقت میں حاصل کرتے ہیں۔ غالباً وہ بھی مفید طریق ہے۔

# فصل بیسویں

## وجع القضیب یعنی ذکر کے درد میں

**علامات** ۔ نہ تو قائزہ میں زخم ہوتا ہے اور نہ ورم بلکہ یک لخت درد پیدا ہو جاتا ہے۔ جو قضیب کی جڑھ سے پیدا ہو کر حشفہ کے سر پر جاتا ہے۔ کبھی قضیب کے درمیان سے ہی اُٹھ کر حشفہ میں ٹیس پڑتی ہے۔

یہ درحقیقت کوئی مرض نہیں ہے۔ بلکہ بعض امراض میں بطور علامت کے پیدا ہو کر ان کی موجودگی پر اطلاع دیتی ہے۔ ان امراض میں سے پہلی

مرض سنگ گردہ یا سنگ مثانہ ہے۔ نیز ریگ گردہ و مثانہ میں بھی درد پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اگر صرف ریگ ہو تو درد بالکل معمولی یا محض گرمی یا خراش سی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر پتھری ہو تو گردہ میں پتھری ہونے کی صورت میں کمر میں بھی درد ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی خصیوں وغیرہ میں بھی ٹیس پڑتی ہے۔ اور وہ تمام علامات موجود ہوتی ہیں۔ جو سنگ گردہ میں مسطور ہیں۔ لیکن اگر مثانہ میں ہو تو مثانہ سیون اور حشفہ میں ٹیس پڑتی ہے۔ لیکن کمر وغیرہ میں تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز پیشاب کر لینے کے بعد بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی مثانہ پیشاب سے پُر ہے۔ علاوہ ازیں دیگر علامات مخصوصہ سے بھی سنگ مثانہ کی تعیین ہو سکتی ہے۔

دوسری مرض جس میں یہ درد پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ آتشک ہے جیکی زہر سے کبھی کبھی اس درد کا دورہ ہو جاتا ہے۔ لیکن سنگ گردہ یا سنگ مثانہ وغیرہ کی علامات مخصوصہ سے کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں شاذ و نادر کے طور پر حلق و اغلام کے مریضوں میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں درد کی ایک لہر پیدا ہو کر درد خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ گویا کہ بجلی کی طرح سے ایک لہر پیدا ہو کر پھر افاقہ ہو جاتا ہے۔

**علاج** جس سبب سے یہ درد ہو اس مرض کی تشخیص کر کے اصل مرض کا علاج کیا جائے۔ جب تک وہ مرض رفع نہ ہوگی اس درد سے خلاصی ناممکن ہے۔

(توٹ) مرض سوزاک میں بھی بوجہ ورم اور زخم کے درد پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس کا بیان باب الاورام اور باب الجراحتہ میں دیکھیں۔

## فصل اکیسویں

**وجع المفاصل** یعنی جوڑوں کا درد۔

**ماہیئت مرض** .عضلات کے غلاف یا عضلات کے ریشوں - یا اوتار وربا طات یا جوڑوں کے اندر کی جھلیوں وغیرہ میں سوزش اور ورم وغیرہ ہوکر ان کی حالت طبعی میں فساد اور بے اعتدالی پیدا ہوجاتی ہے جس سے جوڑوں میں درد شروع ہوجاتا اور جوڑ اپنے فرائض منصبی سے حسب شدت وخفت مرض کے عاری ہوجاتے ہیں -

## اسباب

اسباب سابقہ یا معدہ جن سے طبیعت اس مرض کے قبول کرنے کے واسطے تیار رہتی ہے -

(۱) پہلا سبب اس مرض کی پیدائش کا آلات انہضام یعنی اعضائے غذائیہ کی افعالی بے اعتدالی ہے - خصوصًا جگر کی کوئی پرانی مرض - جب غذا لکما حقہٗ ہضم نہیں ہوتی تو اس سے خون بھی اچھا نہیں بنتا - ایسے خون میں ترشی زیادہ ہوجاتی ہے - نیز اسکا قوام بھی صحت کی نسبت زیادہ غلیظ ہوجاتا ہے - لیکن کبھی زیادہ رقیق بھی ہوجاتا ہے - مگر تاہم باوجود اس کی رقت کے اس میں غلیظ غلیظ مواد مثل ریشوں اور دھاریوں کے ضرور موجود ہوتے ہیں - عموماً یہ سبب بلوغ کی عمر سے لیکر چالیس سال تک پیدا ہوا کرتا ہے -

(۲) ورثہ - یعنی والدین یا والدین کے والدین میں اس مرض کا وجود موجود ہو جس سے تخمی طور پر اسکو حصہ ملے - یہ سبب چھوٹی عمر میں بھی پیدا ہوسکتا ہے - مگر تاہم پندرہ سال سے چالیس سال کے اندر اندر کسی وقت ظاہر ہوپڑتا ہے -

(۳) محنت زیادہ کرنا اور غذا عمدہ میسر نہ آنا جس سے رطوبات دموی تحلیل ہوتے رہتے ہیں اور خون غلیظ ہوجاتا ہے -

(۴) محرکات کا زیادہ استعمال کرنا جیسے گوشت کی کثرت شیرینی اور مٹھایاں کھانے کی عادت اور اس میں کثرت کا ہونا - گرم مصالحہ یا دیگر محرک خون یا محرک عضلات ادویہ کا استعمال رکھنا یا شراب و کباب کا زیادہ استعمال رکھنا - اس سے باوجود خون کثیر ہونیکے اسمیں غلظت زیادہ ہوجاتی ہے - خصوصًا اسمیں لیسدار مادہ بڑھ جاتا ہے -

مسلسل مضمون

# علم الادویہ

زیر نگرانی

جس سے پسینہ کی پیدائش میں کمی ہو جانی چاہیئے۔ لیکن چونکہ دل کو کمزور کرنے والی چیز ہے۔ اس واسطے دوران خون میں نقص اور کمی پیدا ہو کر اکثر خفیف سی تعریق کا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان نے غلطی سے اسکو معرق اور پسینہ پیدا کرنے والی غدودوں کے لئے محرک مانا ہے۔ اور عام طور پر وہ اس کے متعلق لکھدیا کرتے ہیں کہ بدن کی تمام رطوبات کو کم کرتی ہے۔ لیکن پسینہ کی غدد پر محرک اثر کر کے پسینہ پیدا کرتی ہے۔ اگر وہ غور کرتے تو مندرجہ ذیل دلائل سے انکی یہ غلطی رفع ہو سکتی تھی۔

(۱) افیون کا بیرونی طور سے جلد پر استعمال کرنیسے یہ تاثیر کیوں پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے برعکس پسینہ کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔

(۲) افیون کے عادی اشخاص کو پسینہ کیوں زیادہ نہیں آتا بلکہ دوسروں کے مقابلہ پر نسبتاً کم آتا ہے۔

(۳) کیوں صرف اکیلی افیون سے تعریق کا عمل اور اثر پیدا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ دیگر معرقات کے ساتھ ملا کر عموماً استعمال کرتے ہیں۔

## تاثیرات سمیہ

بہت زیادہ مقدار میں یعنی دورتی سے زیادہ وزن میں کھا لینے سے نہایت سخت غفلت پیدا ہو جاتی ہے۔ افیون خوردہ شخص نہ تو کچھ سُن سکتا ہے۔ اور نہ کچھ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ ہلانے، جلانے یا چٹکی لینے سے متاثر ہوتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہو جاتی ہے۔ چہرہ اور لب نیلگوں ہو جاتے ہیں۔ تنفس سُست اور بے قاعدہ ہو جاتا ہے۔ نبض سخت کمزور اور سُست ہو جاتی ہے۔ آخر خراٹے دار سانس

آنے لگتا ہے۔ جس کے بعد جلد ہی دم کے بند ہوجانے سے موت واقع ہوجاتی ہے

## عرصہ تاثیر اور عرصہ ہلاکت

گھلی ہوئی افیون کھانیسے بہ نسبت خشک صورت میں کھانیکے تاثیر جلدی ہوتی ہے چنانچہ اکثر پندرہ منٹ کے اندر اندر کامل بیہوشی پیدا ہوجاتی ہے اور ہلاکت جلد سے جلد پون گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ بارہ گھنٹہ کے اندر اندر ہوجاتی ہے لیکن اگر بارہ گھنٹہ مریض نہ مرے تو نجات کی امید قوی ہے۔

**تشریح بعد وفات** نعش کو چیرنیسے مسموم کے دماغ کی وریدیں خون سے پُر ہوتی ہیں اور اسکے بطون میں آب خون ترشح پاکر جمع ہوا پایا جاتا ہے۔ لیکن خون افیون کی تاثیر سے منجمد نہیں ہوتا۔

**ناذہر یا تریاق افیون**۔ زعفران۔ دارچینی۔ صندل۔ زنجبیل۔ فلفل گرد۔ چائے کافی۔ مشک خالص بنولے (پنبہ دانہ) جُند بیدستر کچلہ وغیرہ مفرح و محرک ادویہ۔ ایک انگریزی دوا جسکا نام پوٹاسیم پرمینگنیٹ ہے بہت ہی اعلےٰ درجہ کا ناذہر ہے۔ انکے استعمال کی ترکیب اور ان ادویہ کے اوزان وغیرہ کے متعلق علم علاج کی کتاب میں مفصل لکھا جائیگا۔ یہاں اسکا موقع نہیں ہے۔

## افیون کے اثرات میں شدت و خفت کا اختلاف

اکثر حالات میں افیون کی تاثیر میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔ جسکا بیان کرنا علم الادویہ میں ضروری ہے۔

(۱) **عمر**۔ یعنی حسب اختلاف عمر کے اس کی تاثیر میں بھی اختلاف واقع ہوجاتا ہے۔ چنانچہ بچوں کو اس کی برداشت بالکل کم ہوتی ہے اکثر تھوڑی سی خوراک سے بھی ان میں سمیت کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔ لہذا بچوں کو اسکا استعمال سمجھ سوچکر خفیف سے خفیف وزن میں کرانا چاہئے۔ اور بغیر اشد ضرورت کے ہرگز ہرگز نہ دیں۔

(۲) **جنسیت**۔ بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں اسکا اثر زیادہ ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً دودھ پلانے والی عورتوں کو نہایت سوچ سمجھکر دیں تاکہ بچہ پر اس کی تاثیر نہ ہوجائے۔

**(۳) عادت** - افیون کے عادی اشخاص میں اس کی قوت برداشت بڑھ جاتی ہے - اس واسطے عادی اور غیر عادی اشخاص میں افیون کا استعمال کرتے وقت امتیاز کرلینا ضروری ہے - اور غیر عادی مریضوں میں احتیاط سے اسکا استعمال کیا جائے -

**(۴) امراض** - شدید اور دردناک امراض میں اسکا استعمال خصوصاً جب رفع درد یا رفع بے خوابی اور تکسر اعضاء کے لئے دینا ہو تو اکثر زیادہ مقدار میں افیون کا دینا مفید ہوا کرتا ہے - اور ایسی امراض میں زیادہ مقدار کی برداشت بھی ہوجاتی ہے -

لیکن گردہ کی پرانی سوزش میں جب گردے اپنے فعل میں کمزور ہوں یعنی پیشاب کم پیدا کرتے ہوں اور پیشاب میں لعابدار مادہ موجود ہو تو اس کی برداشت بہت کم ہوجاتی ہے - ایسے مریضوں میں افیون کا استعمال بالکل نہ کیا جائے - لیکن اگر اشد ضرورت درپیش ہو تو بہت تھوڑی مقدار میں احتیاط کے ساتھ دینی چاہئے - علاوہ ازیں ضعیف القلب اور مریضان شش کے لئے بھی خصوصاً جن کے سانس میں سستی و تنگی پائی جائے ہرگز نہ دیں - جس مریض کے سر میں اجتماع خون ہو رہا ہو اس کو بھی نہ دیں - ایسی حالتوں میں تھوڑی سی خوراک بھی نقصان عظیم پہنچا دیتی ہے - مریضان ضعف معدہ اور کمی اشتہا اور قبض میں بھی افیون سخت مضر ہے -

(۵) جس مریض کو دیگر مخدرات کا استعمال کرایا جا رہا ہو انکو بھی اسکی مقدار کم دینی چاہئے - ورنہ قوت تخدیر زیادہ ہوکر نقصان کا اندیشہ ہے -

(۶) انسان جسقدر زیادہ عقلمند اور ذہین اور عصبی نزاکت رکھنے والا ہوگا - اسیقدر اسپر افیون کا اثر زیادہ ہوتا ہے - لیکن برعکس اس کے موٹی طبیعت کے اشخاص اور کم عقل لوگوں میں اسکا اثر کم ہوتا ہے -

(۷) کمزور جگر (ضعف جگر) والے اشخاص کو اس کی تھوڑی سی مقدار

زیادہ اثر کرتی ہے۔ لیکن برخلاف اسکے جسکا جگر طاقتور ہو اسکو اسکی زیادہ برداشت ہوتی ہے۔ کیونکہ جگر میں افیون کی سمیت کو تباہ کرنے والی طاقت موجود ہے۔ ہر ایک افیون کھانے والے میں کچھ نہ کچھ کھائی ہوئی افیون کا جگر میں پہنچنے پر تباہ ہو جاتا ہے۔ افیون کے عادی اشخاص کے جگر میں یہ طاقت بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ دن میں افیون کھا لینے پر بھی انکو چنداں تکلیف نہیں ہوتی ہے۔

## مواقع استعمالات

**استعمالات بیرونی** - ہر ایک قسم کے درد ناک مقامات پر اس کو بطور ضماد یا طلا یا مالش کے استعمال کیا جاتا ہے۔ خواہ درد کسی ورم وغیرہ کے باعث ہو یا اعصابی دردیں ہوں۔ جن امراض میں یہ دوا زیادہ کثیر الاستعمال ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔ دردسر۔ ذات الجنب۔ ذات الصدر۔ وجع القطن۔ وجع المفاصل شدید۔ تمام قسم کے پھوڑے پھنسیاں۔ تمام قسم کے جروح و قروح۔ درد گوش سدرد دانت۔ سوزش بواسیر۔ شقاق مقعد پیڑو کے درد۔ درد نا ئیزہ۔ رودہ مستقیم کی سوزش وخراش وغیرہ ان تمام امراض میں رفع درد اور تسکین الم کے حصول کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔ علاوہ تسکین اور تخدیر کے اورام پر اسکا رادع اثر بھی ہوتا ہے۔ یا کم از کم ورم بڑھنے نہیں پاتا۔ کیونکہ اعصاب کی تسکین سے جب درد میں افاقہ ہو جاتا ہے تو طبیعت مدبرہ (قوت حیات) وہاں سے غافل ہو کر اس طرف خون کا اجتماع کرنے کے کام کو چھوڑ دیتی ہے۔ چنانچہ دملات کے پیدا ہوتے ہی اگر افیون کا استعمال نہ کرایا جائے تو پھوڑا بنتے نہیں پاتا۔ اسی طرح تمام سوزشناک پھنسیوں پر استعمال کرنے سے نہ صرف سوزش ہی کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ پھنسیاں بہت جلد مرجھا بھی جاتی ہیں زخموں کی صورت میں اس کے استعمال میں ذرا احتیاط سے کام لیا جائے

# مراسلات

## مراسلہ ۱

بجواب مراسلہ ۲ مطبوعہ جون ۱۹۲۲ء

مکرمی معظمی جناب شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بندہ آپ کا نہایت ممنون ومشکور ہے۔ کہ جناب نے ازراہ عنایت، خاکسار کی غلطی کی اصلاح کرنے میں نہایت کوشش سے کام لیا ہے۔ آپکی تحقیق وتدقیق واقعی قابل قدر ہے۔ آپ کے علم دوست ہونے اور علم التجارب (سائنس) کا شائق ومشتاق ہونے کا معترف ہوں۔

مگر ساتھ ہی یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آپ نے اصلاح میں کوئی جدت پیش نہیں کی۔ بلکہ خاکسار کے مضمون کو ہی دھرا دیا ہے۔ سوائے اس کے کہ بوتل کی تیلیوں کا پنجرا بنا کر تجربہ کرنا ٹھیک تھا۔ ہاں ایک بات ضرور نئی ہے۔ کہ آپ حجاب حاجز کے ممد تنفس ہونے کے انکاری ہیں۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ حجاب حاجز کا تنفس سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ وہ تو دل اور معدہ کے درمیان محض ایک پردہ ہے جو ان کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

معلوم نہیں کہ آپ نے کس تجربے مشاہدے یا سند کی بنا پر ایسا تحریر فرمایا ہے۔ چونکہ طب جدید کے ماتحت خاکسار ہر ایک صداقت کو ماننے کے لئے تیار ہے۔ اس لئے آپ اس بات پر بدلائل مزید روشنی ڈالیں کہ

(۱) حجاب حاجز کا تنفس سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

(۲) اس کے افعال وخواص کیا ہیں۔

نیازمند محمد عبد الغنی عفی عنہ

# مراسلہ ۲

مکرمی مولانا حکیم صاحب دام ظلہٗ۔ ہدیہ سلام مسنون قبول باد۔

اما بعد عرض یہ ہے کہ ابھی ابھی جو آپ نے قواعد رسالہ میں ایک نیا قاعدہ نمبر ۴ بڑھایا ہے کہ "جو اصحاب آئندہ کے لئے تین نئے خریدار پیدا کر کے ان کی طرف سے سالانہ قیمتیں نقد دفتر میں بھجوا دینگے یا وی پی وصول کرا دینگے۔ ان کا حق ہوگا کہ خود اپنے نام یا کسی دوست کے نام چھ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کرالیں۔ اور بصورت پانچ خریدار دینے کے ایک سال کے واسطے رسالہ جاری کرا سکتے ہیں"۔ اس قاعدہ میں لفظ اصحاب سے مراد تمام خریداران رسالہ کیا ممبران انجمن اور کیا غیر ممبران سب کے سب شامل ہیں یا کہ صرف غیر ممبران ہی اس رعایت کے مستحق ہیں۔ اس سوال کے پیدا ہونے کے دو وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ فرائض ممبران کے ضمن نمبر ۲ میں ہر ایک ممبر کا یہ فرض ممبری قرار دیا جا چکا ہے کہ رسالہ کو خود بھی خریدے اور اس کے خریدار بھی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ سو اگر وہ بھی اس رعایت کے حقدار متصور ہوں تو پھر رسالہ کے خریدار پیدا کرنا فرائض ممبری سے نہ رہا بلکہ اس رعایت کے واسطے ہو گیا۔ لیکن اگر صرف غیر ممبران ہی اس رعایت کے مستحق ہیں۔ تو اس میں ممبران کی حق تلفی اور دل شکنی متصور ہے۔ دوسری وجہ اس سوال کے پیدا ہونے کی یہ ہے کہ غیر ممبران سے قیمت تین روپیہ سالانہ لی جاتی ہے اور ممبران سے پانچ روپیہ ۲ سے دس روپیہ کی رعایت دینی پڑیگی۔ لیکن اگر غیر ممبر پانچ خریدار دے تو صرف تین روپیہ کی رعایت دینی ہوگی۔

۱۰-۶/۲۲ راقم ایک ادنےٰ ممبران انجمن خادم الحکمت

**جواب**۔ سوال واقعی معقول اور قابل حل ہے۔ سو اسکا جواب میں دو طرح پر دیتا ہوں۔ اول یہ کہ جب میں نے یہ قاعدہ ایزاد کیا ہے تو میرے ذہن میں اصحاب سے مراد صرف غیر ممبران ہی تھے۔ کیونکہ غیر ممبران

۲ سے دس روپیہ تک رعایت دینی ہے۔ اب اگر ممبر پانچ خریدار پیدا کر کے تو دفتر کو گویا پانچ روپیہ

بجز کسی قسم کی رعایت کے وسعت خریداری میں عام طور پر کوشش نہیں کیا کرتے - اس واسطے انہیں کو تحریک دینے کے لئے یہ قاعدہ بنایا گیا تھا - لیکن اب آپکے سوال کو دیکھکر اور بہت غور کرنے کے بعد دوسرا جواب یہ ہے کہ چونکہ اس قاعدہ کا مفہوم عام ہے - جو کہ ممبران و غیر ممبران سب پر حاوی ہے نیز اس کو خاص کرنے سے ممبران اصحاب کی شکایت بھی بجا طور پر ہو سکتی ہے - اس واسطے اس کو اب عام ہی رکھا جائے تو بہتر ہے - باقی رہا یہ کہ اس طرح کی رعایت سے ممبران کو زیادہ فائدہ ہے اور غیر ممبران کو کم نیز ممبران کے فرائض میں یہ بات نہ رہی - اسکا جواب یہ ہے کہ غیر ممبران کو اس رعایت پر کوئی اعتراض کرنے کا حق نہیں ہو سکتا - وجہ یہ کہ اس طرح پر ممبران اور غیر ممبران کی رعایت میں کوئی فرق نہیں ہے - وہ بھی پانچ خریدار پیدا کر کے ایک سال کے لئے رسالہ مفت لینگے - اور وہ بھی - گویا محنت بھی دونوں نے یکساں کی اور اس کی رعایت بھی یکساں رہی - نیز ممبران کو یہ رعایت دینے سے خریداروں کے پیدا کرنے کا فرض بھی ضائع نہیں ہو جاتا - کیونکہ غیر ممبران اگر اس رعایت سے فائدہ نہ اُٹھائیں تو انپر کچھ الزام نہیں ہے - لیکن اگر ممبران خریدار پیدا کرنے کی کوشش نہ کرینگے تو صرف یہی نہیں کہ رعایت حاصل نہ کر سکینگے بلکہ انپر اپنے فرض کو نہ پہچاننے کا الزام بھی عائد ہوگا - اب اس قاعدہ کے ماتحت ممبران کو بہت سی رعایت بھی مل گئی - ضرب المثل ہے کہ ایک پنتھ دو کاج - ایک تو خریدار پیدا کر کے رعایت حاصل کر سکینگے دوسرا اپنے فرض منصبی سے بھی سبکدوش ہو جائینگے -

مدیر

مراسلہ ۳

# حمل کی علامات اور اس کی اصلی میعاد

از جناب حکیم سید صید نور صاحب حکیم حاذق ساکن جلالپور جٹاں گجرات

رحم یا (بچہ دان) میں جنین کی پوری تکمیل کے لئے جو وقت درکار ہے وہ کم و بیش ۲۷۳ سے ۲۸۰ یوم تک یعنی ۳۹ ہفتہ یا نو ماہ شمسی اور ۴۰ ہفتہ یا دس ماہ قمری ہوتا ہے۔ بنی آدم میں حمل کی طبعی مدت تو یہی ہے۔ لیکن بعض حالات میں اس سے نمایاں تغیر ظہور میں آتا ہے۔ مثلاً ممکن ہے کہ ساتویں مہینے کے ابتدا ہی میں کافی مضبوط بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے۔ پھر ایسی حالتیں بھی دیکھی گئی ہیں کہ جن میں حمل نو ماہ سے کئی ہفتے تجاوز کر گیا کتاب زمانہ میں شاذ و نادر ایسی حالتیں بھی دیکھی گئی ہیں کہ حمل سال بھر سے بھی زیادہ عرصہ تک رہا ہو۔ مگر حمل کی ایسی غیر طبعی مفروضہ مدت کے تعین کی نسبت ممکن ہے کہ ابتہائے حمل کی تاریخ مقرر کرنے میں غلطی ہو گئی ہو۔ ایسے فعل کے امکان کا حقیقی تیقن بمشکل ہو سکتا ہے۔

## علاماتِ حمل

حمل کی سب سے پہلی علامت ماہواری خون یعنی حیض کی بندش ہے لیکن صرف یہی ایک علامت قرارِ حمل کا خاص ثبوت ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مختلف وجوہات کے باعث جو ضعف اور نکاہت عورت کی صحت میں آجاتی ہے۔ خصوصاً سل یا دق کے عارضہ یا پھوڑے اور آماس وغیرہ کے بعد بھی حیض بند ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض عورتوں میں تو اضطرابِ قلبی یا دماغی ہی احتباس حیض کا موجب ہو جاتا ہے۔

جب کبھی ایک باقاعدہ حیض والی توانا عورت کا ماہواری خون بند ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو حاملہ تصور کر لیتی ہے۔ تو اسکو متلیاں اور ابکائیاں آنے لگتی ہیں۔ خصوصاً صبح کے وقت اور کم و بیش سوئے ہضم اور

بھوک کی کمی واقع ہوجاتی ہے۔ جب یہ علامات دوسرے مہینے میں (قبل از ایام حیض) پائی جائیں اور چھاتیوں میں افزونی اور ملائمت آجائے۔ تو قرارِ حمل میں بمشکل کوئی شک وشبہ ہوسکتا ہے۔ اگرچہ یہ علامات عامہ ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حمل شروع ہوگیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ بعض عورتوں کو ایسی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ حتےٰ کہ چند ہفتوں میں ان کی چھاتیاں اُبھر آتی اور ملائم ہوجاتی ہیں۔ خواہ کوئی اور علامت بجز بندشِ حیض کے انکو حاملہ خیال کرنے کی نہ ہو۔

چھاتیوں کی قدامت میں ترقی اور اُنکے پُر ہونے کا احساس وملائمت عموماً قرارِ حمل کے دوسرے مہینے کے قریب شروع ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ قرارِ حمل کو تین مہینے نہ گذریں یا چوتھا مہینہ شروع نہ ہوے پیٹ بڑھنا شروع نہیں ہوتا۔ حمل کے پہلے یا دوسرے مہینے میں حسب معمول حالتِ ماسبق کی نسبت چپٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ رحم اس حالت کے ابتدائی ہفتوں نیچے کی طرف کو ہے کے گڑھے میں جاگرتا ہے۔

پستانوں کی نمود بھی تجربہ کار آدمی کی نگاہ میں حمل کے قرار پانے کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ جب حمل قرار پاجائے تو نہ صرف پستان ہی بڑھ جاتے اور سخت ہوجاتے ہیں۔ اور چوچیاں زیادہ اُبھر کر پھول جاتی اور نرم ہوجاتی ہیں۔ بلکہ حلقۂ پستان بھی بڑھ جاتا اور رنگت میں زیادہ گہرا ہوجاتا ہے۔ گورے رنگ کی عورتوں میں یہ حلقہ ایسا نمایاں نہیں ہوتا لیکن کالی عورتوں میں یہ بہت عیاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ بعض اوقات تو یہ بہت ہی گہرے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اِس حلقہ میں چوچیوں کے اِردگرد کا طبقہ بھی مرطوب دکھائی دیتا ہے۔ جو بجز قرارِ حمل کے کبھی تر نظر نہیں آتا۔

جب پستان بڑھ جاتے ہیں تو اُنکے اوپر نیلی نیلی دریدیں بچھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ حقیقت میں یہ دریدیں عمدہ اور صاف چمڑے والی عورتوں

میں خوب ظاہر ہوتی ہیں۔ جو عورتیں پہلے بھی بچے جن چکی ہوں ان میں سفید نقرئی دھاریاں سی نظر آتی ہیں۔ اگر پستان بہت بڑھے ہوئے ہوں تو یہ رگیں چوچیوں کے حلقہ سے باہر درخشاں طور پر دکھائی دیتی ہیں۔ بعض اوقات تین ماہ کی قلیل مدت میں چوچیوں کو دبانے سے ایک دو قطرے دودھ سی سفید رطوبت کے اُن سے برآمد ہوتے ہیں۔ یہ بال بچہ دار عورتوں میں تو کوئی خاص حمل کی علامت نہیں۔ البتہ کنواریوں میں ضرور ہے۔ کیونکہ رضاعت کے بعد بھی دودھ کئی سال تک پستانوں میں رہ سکتا ہے لیکن کنواریوں کے پستانوں سے دودھ کا نکلنا قرارِ حمل کی خاص الخاص علامت ہے۔ ٹانگوں کی وریدوں کا اُبھر آنا ایک اور علامت ہے جو اکثر حمل کے ابتداء ہی میں ظاہر ہو جاتی ہے۔

ایامِ حمل میں بعض اوقات زرد زرد داغ یعنی چھاجن پڑ جاتے ہیں خصوصاً چہرہ اور گردن پر۔ کہتے ہیں کہ یہ داغ عموماً کسان عورتوں میں ہوتے ہیں جو ہمیشہ کھلی ہوا میں کام کرتی ہیں۔ اگرچہ یہ چھاجن عورت کی نمائش کے لئے رنجیدہ ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ تکلیف کا باعث بھی ہوں۔ کیونکہ یہ محض خون کی کسی گذشتہ حالت پر منحصر ہوتے ہیں۔ اور بعد از اسقاطِ حمل گم ہو جاتے ہیں۔

(باقی دارد)

---

# آوازِ ناتواں

از طبع زاد جناب حکیم کرم الٰہی صاحب لاہوری متخلص بہ شیخ

| | |
|---|---|
| اے کوئی راج وید و کوئی رتن حکیمو<br>ویدوں پہ چلنے والو اس علم کے علیمو | ویدک مطب والو ہر روگ کے فہیمو<br>اندر سے وید دانی دربار کے کلیمو |

| | | |
|---|---|---|
| علم کو تمام رشیوں نے سیکھا | شناکھتا[۳] برہم جی کے پرچار کرنے والو<br>شکھدہا یکسا مرتوں کے تیار کرنے والو | علم وید کی سب سے پہلی کتاب |

۳ پرچار کا مخفف وزن برابر رکھنے کے لئے۔

یونانیو طبیبو ہندوستاں کے مَردو
طبّی جہان کے شیرو اس سلطنت کے فردو
شمع سحر ہے حکمت خاموش ہی نہ کردو
مذوق و ناتواں میں دُہن الحیات بھردو

یہ ناتواں و بیکس فریاد کر رہی ہے
ہر اہلِ دل سے اپنی بیداد کر رہی ہے

کچھ بھی خبر ہے تم کو طبی برادری کی
صورت نگاہ میں ہے کچھ اسکی دلبری کی
اس طب خستہ جاں کی اور اسکی برتری کی
اِس علم با فضیلت اِس دارِ خادری کی

بس خوب سو چکے ہو اب ہوش کو سنبھالو
اِس لعل بے بہا کو مٹی سے پھر نکالو

غفلت نے کر دیا ہے سب کسرِ شان طبی
ہے قابلِ مرمت اب یہ مکانِ طبی
اونچا کرو جہاں میں نام و نشان طبی
مخلوق کو دکھا دو پھر آن بانِ طبی

یہ غیریت کے پردے حائل جو بیچ اُٹھا دو
سب اتحاد کر لو نقش دوئی مٹا دو

پچھلوں کے کارنامے تم غور کر کے دیکھو
اُس کہنہ سلطنت کا پھر دور کر کے دیکھو
تحقیق ہر دوا کی فی الفور کر کے دیکھو
کرتے تھے جس طرح وہ اُس طور کر کے دیکھو

جو کچھ مفید پاؤ اس کو عیاں کرو تم
سب بھائیوں کے آگے اُسکو بیاں کرو تم

یہ بوستانِ طبی شاداب کر دکھاؤ
اِس خشک سرزمین کو سیراب کر دکھاؤ
زہرہ مخالفوں کا اب آب کر دکھاؤ
پہلی طرح کشادہ یہ باب کر دکھاؤ

اس اپنے زر پہ قابض ہو جاؤ ہندوالو
اب ہاتھ سے نہ جائے پنجابُ سندھ والو

یہ شجرِ فیض عالم شاداب اُسی طرح ہو
چین و غرب میں اِسکی وہ تاب اُسی طرح ہو
اُلفت ہیں اِسکے یورپ بے تاب اُسی طرح ہو
ہر اک نظر میں اِسکا آداب اُسی طرح ہو

نفسانیت کو پہلے بالائے طاق رکھو
پھر اِس کی بہتری کا تم اِشتیاق رکھو

| | |
|---|---|
| حق نے عطا کیا ہے تم کو وہ شاہِ عالی<br>دوڑو کرو ترقی بیٹھو نہ ہاتھ خالی | گلزارِ مملکت کا ہے خارِ خمیس مالی<br>مشکل ۔ کہ وقت مِلکر سب اُس سے ہو والی |

اِس عہدِ مغتنم میں کچھ کام کر دکھاؤ
یہ کارِ نا مکمل اتمام کر دکھاؤ

# مکالمہ باہمی

حکیم شیخ محمد عبدالوہاب صاحب مہو۔ سفوف سمی کا مضمون مسلسل چار رسالوں میں شائع ہوا تھا۔ چنانچہ رسالہ جولائی ۱۹۲۱ء سے شروع ہوکر اکتوبر ۱۹۲۱ء کے رسالہ میں ختم ہوا تھا۔ ان چاروں رسالوں میں سے اگست کا رسالہ موجود نہیں ہے۔ باقی تین رسالے ارسال خدمت ہو سکتے ہیں۔ قیمت ہر ایک رسالہ کی چار آنہ ہے۔ اگست کے رسالہ میں سے سفوف سمی کا مضمون نقل کر کے بھیجا جا سکتا ہے تاکہ تمام مضمون مکمل ہو جائے۔ منیجر رسالہ تصویر اللبا

---

تحقیقات و تجربات کے کالم میں جناب حکیم سید فیض محمد صاحب مدرس مدرسہ چک نمبر ۶۱ گ مہاراں والہ تحریر فرماتے ہیں کہ کشتہ سم الفار میرے خیال میں غلط تحریر کیا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ بندہ شروع سے رسالہ کا خریدار ہے۔ آجتک میں نے کشتہ سم الفار پر کوئی مضمون نہیں دیا۔ نامعلوم کہ صاحب موصوف نے بندہ کے نام کا مضمون کہاں سے پڑھا۔ کشتہ سم الفا تو جناب حکیم غلام حسین صاحب نے ہی اپنے مجربات میں لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جناب حکیم صاحب نے بندہ کا نام غلطی سے لکھ دیا ہے

نیازمند حکیم دیوی داس واگھہ

# نقد و تبصرہ

اب تک اُردو زبان میں تو بہت سے طبیہ رسائل جاری ہوکر اپنے

اپنے خیال کے مطابق خدمت طب میں مصروف نظر آرہے تھے۔ مگر انگریزی زبان میں جو لسان الملوک ہونے کی وجہ سے اعلےٰ طبقہ کے اصحاب کے حلقہ میں پسندیدہ اور مرغوب زبان سمجھی جاتی ہے۔ آجتک کوئی طبی رسالہ جاری نہ ہوا تھا۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ جناب حکیم اے۔ ایم عبد السلام صاحب نے ایک رسالہ ماہواری بنام "حکیم اینڈ ویدین" انگریزی میں جاری فرماکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے۔ جسکا حجم آٹھ صفحہ اور قیمت درجہ عام کی ایکپو اور درجہ خاص کی دو روپیہ سالانہ ہے۔

جہاں ایک طرف ہم انگریزی دان اصحاب سے اس رسالہ کی خریداری کی سفارش کرتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف رسالہ ہذا کے لائق وفائق اڈیٹر سے اسکو بیش از بیش مفید بنانے کی بھی خواہش رکھتے ہیں۔

پتہ:- ۱۲-اپو میسٹری سٹریٹ جارج ٹاؤن مدراس ای

---

# جوابات استفسارات

## جواب سابقہ

**جواب نمبر ۶۴** - نوشادر کے تیل کے بارہ میں جو سوال درج کیا گیا محمد ابراہیم صاحب سے اُس سوال میں یہ درج نہیں کیا کہ نوشادر کا تیل کس مطلب کے واسطے چاہیئے۔ اس واسطے جواب برابر باقاعدہ نہیں دیا گیا۔ جو صاحب اپنا سوال درج رسالہ کرائیں۔ پورا پورا مطلب درج ہونا چاہیئے۔ تاکہ سوال کا جواب دینے میں غلطی نہ ہو۔

ماہ جولائی ۱۹۲۳ء کے رسالہ میں نمبر ۶۴ کا جواب تو حکیم دیوید اس صاحب نے دیا وہ ضرور اسی ترکیب سے بناتے ہونگے۔ لیکن اگر نوشادر کو قائم الناکرنا چاہیں تو سپیاں کو پہلے چونہ بنالیویں۔ تو تند سرکہ میں چونہ کو ملاکر

نوشادر کے چاروں طرف لپیٹ کر قائم النار کرلیں۔

ایضاً۔ نوشادر کا تیل حکیم مولوی رجب صاحب نے درج رسالہ کیا۔ واقعی ٹھیک ہے۔ جو غلطی ہے۔ اُسکو صحیح کردیتا ہوں تاکہ بنانے میں کوئی صاحب دھوکہ نہ کھائیں۔

ترکیب۔ نوشادر ۱۰ تولہ چونہ آب نارسیدہ ۱۰ تولہ ہر دو کو کھرل کرکے اسقدر پانی سے ٹکیہ بناویں کہ مشکل سے ٹکی بن سکے۔ اگر پانی زیادہ ملا دینگے تو عمل خراب ہوجاویگا۔

ایک کڑاہی آہنی میں پانچ سیر چونہ آب نارسیدہ رکھ کر درمیان میں وہ ٹکیہ نوشادر کی رکھ کر چولہے پر چار پہر کی آگ دیویں۔ تاکہ تمام نوشادر قائم النار ہوجاوے۔ اُس ٹکیہ کو نکالیں۔ تین سیر پانی ڈال کر کسی برتن میں بھگو دیویں۔ اسقدر ہلاویں کہ چونہ نوشادر۔ پانی ہر سہ مل جاویں۔ دو دن تک ہر روز ہلا دیا کریں۔ تیسرے دن آب زلال بذریعہ بتی لیویں اور اُس پانی کو اسقدر آگ کے اوپر پکاویں۔ کہ تمام پانی جل جاوے اور قدرے نم رہ جاوے۔ کڑاہی کو اوتار کر کسی کھُلے برتن میں اُس نمک کو رکھ دیویں۔ رات کو باہر ہوا میں رکھ دیویں۔ برتن کا ایک بازو قدرے اونچا رہے۔ تمام نوشادر تیل ہوکر نیچے والے حصہ میں آجاویگا۔ یہ نوشادر کا تیل قائم النار کہلاتا ہے۔ فائدہ اُٹھاکر حکیم صاحب کے حق میں دعاگو رہیں۔

نوٹ۔ اگر سائل کو طحال کے ہی واسطے نشادر کا تیل ضرور تھا تو اُس کے سوال کے موافق آسان اور صحیح ترکیب درج ہے۔

نوشادر کا تیل اکسیر طحال۔ کوار گندل جسکو گھیکوار بھی بولتے ہیں۔ دو تین پتے لیکر اُنکو دو ٹکڑے کئے جاویں اور نوشادر جو کہ پہلے ہی سے پیس کر رکھا ہو۔ ایک حصہ پر بُرد کر دوسرا حصہ اوپر لگاکر دھاگہ سے قدرے باندھا جاوے۔ اور دھوپ میں لٹکا دیا جاوے۔ اور اُس کے

نیچے ایک پیالہ چینی رکھا جاوے۔ تمام نوشادر تیل ہو کر پیالہ میں آجاویگا۔ احتیاط سے رکھ دیں۔ طحال بلکہ دیگر امراض کے واسطے بھی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ بنا کر فائدہ اُٹھاویں۔

(غلام حسین حکیم سکنہ سلال ڈاکخانہ بسالی ضلع راولپنڈی)

## جوابات رسالہ ماہ جولائی ۱۹۲۲ء

**جواب نمبر ۶۸** ۔شورہ قائم النار میں ذوالارواح قائم ہو سکتے ہیں۔

حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں)

**ایضاً** ۔شورہ قائم النار۔ یہ بھی بہت قسم کا ہوتا ہے۔ اور الگ الگ ترکیب سے الگ الگ مرض کے واسطے بنایا جاتا ہے۔ نا معلوم آپ کے پاس کس قسم کا ہے۔ اس کے دابو سے سنکھیہ قائم النار ہو جاتا ہے۔ اور دوسری اُڑنے والی اشیاء بھی الگ الگ ترکیب سے اس کے اندر قائم النار کی جاتی ہیں

حکیم غلام حسین سکنہ سلال

**جواب نمبر ۶۹** ۔سم الفار سفید ۲ تولہ کو آب معصورہ مروقہ قاضی دستار میں کھرل کر کے جملہ پانی اسپر جذب کریں۔ اور ٹکیہ بنا کر خشک کریں اور ظرف گلی میں راکھ درخت کنجد دو سیر میں رکھ کر برتن کو ریگ سے پُر کر دیویں یعنے راکھ کے اوپر ریگ بچھاویں تاکہ ظرف گلی گلے تک ریگ سے پُر ہو جاوے۔ چولہے پر رکھکر تین پہر تک نیچے آگ جلاویں۔ اور جب ریگ پر خس وغیرہ جلنے لگے تو سرد ہونے دیویں۔ بعد سرد ہونے کے کشتہ سم الفار نکال لیویں۔ پیسکر شیشے میں رکھیں۔ خوراک، ایک چاول بھر ایک ہفتہ تک کھلاویں بہت عمدہ اثر دیکھینگے۔

حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں)

**ایضاً** ۔ دہ بجنسہ تیار کریں جو اسرار الاطباء جلد دوئم کے صفحہ ۲۲۰ نمبر ۵۲۷ (۷) حکیم عبدالعزیز صاحب کامل لاہور کا فدوی نے آزمایا ہے اعضاء شریفہ و رئیسہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ تجربہ کر کے فدوی کے

حق دعا فرماویں۔ خاکسار حکیم قمرالدین صابری۔

(کیا اچھا ہوتا اگر حکیم صاحب وہ نسخہ بھی لکھدیتے تاکہ سائل کا منشار پورا ہوجاتا۔ مبصر)

ایضاً۔ بہت موٹے اشخاص کے لئے جو مرض فربہی میں گرفتار ہوں نسخہ ذیل نہایت مفید اور مجرب ہے۔ بلادر سربریدہ ۵ تولہ۔ مغز جوز ۵ تولہ۔ لک مغسول ۳ تولہ۔ نکچھکنی ۲ تولہ۔ کشتہ سم الفار ۲ رتی۔ ورق طلا ایکماشہ تند سیاہ ۵ تولہ سب کو کوٹ کر باریک کرکے باہم ملادیں۔ خوراک ایکماشہ صبح وشام ہمراہ سکنجبین دیں اور دودھ وگھی اور لسی اور شربت کے استعمال سے منع کردیں۔ بلکہ پانی سرد کے کثرت سے پینے سے بھی منع کردیں۔ انشاءاللہ چند روز کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں فوق العادت تقویت ملاحظہ کرینگے۔

اور بہت لاغر کمزور اور دبلے اشخاص کے لئے جو مرض سل میں مبتلا ہوں۔ ثعلب مصری ۳ تولہ۔ موصلی سفید ۴ تولہ۔ خشخاش ۵ تولہ۔ زنجبیل ۱ تولہ الائچی خورد ۱ تولہ۔ دارچینی ۶ ماشہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ۔ آب سیب ۳۰ تولہ باہم ملاکر خوراک ۲ تولہ صبح وشام دیں۔ اور کم ازکم یک ماہ تک اس دوا کا استعمال کریں۔ یعنی جب مذکورہ بالا وزن کی دوا ختم ہوجاوے تو اور اس وزن سے تیار کرلیں۔ اور دودھ تازہ مکھن اور مٹھیائیوں کا استعمال رکھیں۔ اور شربت وغیرہ زیادہ استعمال رکھیں۔ دہی کھانے کی عادت کریں۔

اور جو لوگ درمیانی جسم کے ہوں اول تو انکو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہی کم ہوتی ہے۔ لیکن جو شخص شاکی ہو وہ بھی عموماً صرف ایک یا ہی عضو رئیس کا شاکی ہوگا۔ کیونکہ معتدل جسم والے اشخاص میں کبھی نہیں ہوسکتا کہ تمام اعضاء رئیسہ کمزور ہوں۔ اس واسطے اگر ایسا کبھی غلطی سے اپنے تمام اعضاء رئیسہ کی کمزوری کی شکایت بھی کرے تو اس کی علامات وعوارضات وغیرہ پر خود غور کریں اور دیکھیں کہ کونسا

رئیس عضو مریض ہے۔ پھر اگر جگر کو کمزور پائیں تو کشتہ فولاد دیں۔ اور اگر دماغ کمزور پائیں تو کشتہ چاندی کا استعمال کریں۔ اور اگر دل میں ضعف دیکھیں تو کشتہ عقیق دیں۔ اور اگر ضعف باہ ہو تو کچلہ مدبر یا کشتہ سم الفار کھلائیں۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی ادویہ ہر عضو کی تقویت کے واسطے مفید ہیں۔ طبیب کو چاہئے کہ خود ایسی باتوں پر غور و خوض کرے۔ اور علم الادویہ کو اچھی طرح ازبر کرلے۔ اور تشخیص کے علم میں کافی تمحص سے کام لے۔ (مدیر)

**جواب نمبر ۷۰** ۔ روغن مار سیاہ وچربی ساتھ ملاکر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ فائدہ کلی ہوجاویگا۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ)

**ایضاً** ۔ بندہ نے اعضاء تناسل خر پر ۶ جونکیں لگائی تھیں۔ جب خون چوس کر گر گئیں تو سوئی چبوکر کھلے منہ کی بوتل میں بند کرکے رکھ دی گئیں بعد خشک ہونے کے ہیر بہوٹی ورد غن مال کنگنی ورد غن مورچہ وخلاصین کا بذریعہ پتال جنتر کے نکالکر فی تولہ مشک خالص ۴ مُنج بمعہ خون جونک کھرل کرکے اعضاء مخصوصہ پر مالش کریں۔ مگر ۱۸ سے ۲۵ برس کے اندر تو نہایت فائدہ مند ہے۔ ایام شباب کے ختم کے بعد موٹائی قدرے ہوجاویگی۔ مگر درازی میں چنداں مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ شباب کے بعد لحم تقویت پکڑ جاتا ہے۔ نرمی نہیں پکڑ سکتا ہے۔ (حکیم قمرالدین صابری)

**ایضاً** ۔ آپ نے بندہ کو خاصکر مخاطب کیا۔ اس واسطے نسخہ درج رسالہ کیا جاتا ہے بتاکر فائدہ اُٹھاویں۔ صحیح ہونے پر درج رسالہ فرماویں میرے ایک دوست جو کہ پولیس میں حوالدار تھے۔ اِس تیل سے اسقدر مشہور تھے۔ جو دُور دراز ملکوں میں بذریعہ وی پی ارسال کرتے تھے۔ بڑی مشکل سے انہوں نے بتلایا جو کہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ میرے آزمانے کی نوبت ابھی تک نہیں آئی۔ نسخہ حرف بحرف ارسال خدمت ہے:۔

مغز[1] نرگدھا ایک عدد - گل بابونہ[2] ½ پاؤ - لونگ[3] ½ پاؤ - تیل کنجد[4] ۱½ پاؤ
نمبر ۲ و نمبر ۳ کو ایک سیر پانی میں رات کو بھگو دو - صبح کو ایک سیر پانی اور
اضافہ کر کے جوش دو - جس وقت ½۱ پاؤ پانی باقی رہ جاوے - تو اچھی
طرح سے پانی نکال لو - اُس پانی کے اندر نمبر ۴ دوائی چھوڑ دو - اور پکانا شروع
کرو - جس وقت صرف تیل باقی رہ جاوے - تو ۱ ڈال دو - جب مغز اور
تیل ہر دو یکجان ہو جاویں - تو چھان لیویں - نیچے اوتار کر جند بیدستر[1] اللہ
ڈال کر اسقدر کھرل کیا جاوے کہ ایک جان ہو جاوے -

پہلے دو دن خوب چاروں طرف مالش کریں - اور اُوپر بھوج پتر باندھیں
تیسرے دن مالش کرنے کے بعد حشفہ کے اوپر ایک ریشم کا ڈورہ باندھ
اور اُس ڈورہ کے ساتھ ایک گوتھی واسطے وزن کے لٹکا دیوے - گوتھی
کے اندر ۵ عدد تخم ریٹھہ ڈالے - دوسرے دِن ۱۰ - تیسرے دن ۱۵ - اسی
موافق ہر روز پانچ پانچ بڑھاتا جاوے - حتیٰ کہ ۴۰ تک ہو جاویں - بعد
وہی وزن قائم ہونا چاہیئے - یہ صرف آلت کی درازی کے واسطے وزن لکھا
گیا - امید قوی ہے - چند یوم میں حسب خواہ مراد برآویگی -

ایضاً - جو کہ نہایت مجربات میں سے ہے - یعنی بندہ کے مجربات میں درج ہے -
جند بیدستر[1] ۱ تولہ - لونگ[2] ۵ تولہ - حنظل[3] ۳ تولہ - دارچینی[4] ۲۰ تولہ - ایک عدد
نفس[5] گدھا بمعہ چربی گردہ - ایک عدد کنجشک[6] خانگی جو کہ زنبور کے چھتہ
میں اچھی طرح سے ڈنگ خوردہ ہو - تیل کنجد ۵ تولہ -

ترکیب - نمبر اول دوائی کو چھوڑ کر باقی تمام ادویہ کو آپس میں خوب
کھرل کریں - تاکہ ایک جان ہو جاویں - جو تیل برآمد ہو اُسکے ہموزن دوسرا
تیل کنجد اور تیل کے نصف تیل چنبیلی خالص اور جند بیدستر ملا کر اسقدر
کھرل کریں تاکہ ایک جان ہو جاوے - اُمید قوی ہے کہ آپ کی مراد دلی برآویگی

نوٹ - ہر دو نسخہ میں گدھا بالکل جوان اور خوب موٹا ہو - ورنہ عمل خراب
ہوگا - تابعدار غلام حسین حکیم سکنہ سملال ڈاکخانہ بسالی ضلع راولپنڈی

**جواب نمبر ۱۷** - مخدرات وغیرہ ادویات کے استعمال کے وقت تشنج قلب ہوکر پسینہ آیا کرتا ہے - اور تشنج سے ضعف قلب ہوتا ہے - اور موت کے وقت بھی ضعف قلب کی وجہ سے پسینہ آیا کرتا ہے - گرمی والے پسینہ اور ضعف والے پسینہ میں یہ فرق ہے کہ گرمی والا پسینہ گرم ہوتا ہے - اور ضعف والا پسینہ سرد ہوتا ہے -

(حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں سٹیشن)

**ایضاً** جیسے آپ نے سمجھا ہے کہ حرارت جبی سے پسینہ آتا ہے ۔ یہ تو بالکل صحیح نہیں ہے - کیونکہ دو ہی قسم کی گرمی لوگ مانتے ہیں ۔ ایک خلطی گرمی جیسے صفرا کی زیادتی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ صفراوی والے وجود میں بہ نسبت دوسروں کے پسینہ زیادہ نہیں آیا کرتا - دوسری گرمی بخار دق کی گرمی ہوتی ہے - اس میں بھی سوائے شاذ و نادر تپوں کے اکثر خود بخود پسینہ نہیں آیا کرتا - باقی رہا یہ کہ پھر پسینہ کیوں اور کس طرح آتا ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ پسینہ کا آنا دو قسم پر ہے - ایک وہ جو کہ طاقت مدبرہ (قوت حیات) کی کوشش اور تحریک سے آتا ہے - دوسرا وہ جو کہ قوت حیات کے کمزور ہو جانے سے آتا ہے - جو پسینہ قوت حیات کی کوشش اور تحریک سے پیدا ہوتا ہے اس کی پھر دو قسم ہیں - اول یہ کہ جسم کی گرمی سے بیرونی گرمی بڑھ جائے - سو جب بیرونی گرمی جسم کی گرمی سے بڑھ جائے گی تو جلد بہ سبب بیرونی گرمی سے متاثر ہونے کے حد اعتدال سے زیادہ گرم ہو جائیگی یا یوں سمجھ لو کہ باقی جسم کے لحاظ سے جلد زیادہ گرم ہو جائے گی تو طاقت مدبرہ اس گرمی کو اعتدال پر لانے کے واسطے اور بیرونی گرمی کی سوزش کو رفع کرنے کی غرض سے پسینہ پیدا کر کے جلد کو سرد کر دے گی جس کی مثالیں یہ ہیں :-

(۱) موسمی حرارت -

(۲) کسی گرم جگہ مثل حمام یا تنور وغیرہ میں بٹھانا یا گرم گرم ریگ میں دبانا یا گرم گرم پانی کی تبخیر (بھپارہ) دینا وغیرہ -

دوسری یہ کہ اعضا ماندرونی میں سے کسی عضو کا اعتدال سے زیادہ گرم ہوکر خون میں حرارت غریبہ کا پیدا کرنا ایسی صورت میں قوت حیات پسینہ پیدا کر کے خون کی زیادتی حرارت کو کم کر کے اعتدال طبعی پر لاتی ہے۔ اسکی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) گرم گرم دودھ یا چائے کے پینے یا گرم گرم روٹی اور گوشت یا زردہ و پلاؤ کے کھانے سے معدہ میں حرارت غریبہ کا پیدا ہونا۔

(۲) گرم گرم حقنہ کرنیسے امعاء میں حرارت غریبہ کا پیدا ہونا۔

(۳) محنت اور ورزش سے عضلات کا زیادہ گرم ہو جانا وغیرہ۔

قسم دوم۔ جو کہ قوت حیات کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے اور خصوصیت سے جس کے متعلق آپ کا سوال ہے وہ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جب قوت مدبرہ کے کمزور ہو جانے سے نظام دموی اور نظام اعصابی ہر دو ناقص ہو جاتے ہیں تو بسبب دوران خون کی کمی اور اعصاب ماسکہ میں ضعف آجانے کے عروق دمویہ ڈھیلی اور سست ہو کر خود بخود ان سے مائیت خون مترشح ہونے لگتی ہے۔ اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) قرب موت۔

(۲) افیون اور بیش وغیرہ مخدرات سے قلب اور اعصاب کا سست ہو جانا۔

(۳) ہیضہ سے خون کے دوران میں فرق پڑنا۔

(۴) غشی کے پڑنے سے دوران خون کا ٹھیر جانا وغیرہ۔ (مدیر)

# استفسارات

**سوال نمبر ۲۷** ۔ یہ ایک مرض ہے جس کو یہاں عوام الناس (تاویل) بولتے ہیں۔ عام ہے۔ سوء مزاج گرم سے پیدا ہوتا ہے۔ تشنگی غالب اور خشکی بدن و بیقراری و سوزش اطراف و بدن لازم ہر وقت پانی سے گنارہ

مجربہ آزمودہ نسخہ درکار ہے۔ (یکے از خریداران)

**سوال نمبر ۷۳** - ناظرین تبصرۃ الاطباء کی خدمت میں عرض ہے کہ نسخہ باٹلی والا آگیو مکسچر انگریزی جو کہ آگے کئی دفعہ اسکا ذکر آیا ہے۔ براہ نوازش تکلیف فرماکر کے رسالہ ہذا میں اصل نسخہ اور ان کی ترکیب و خواص درج کر کے مشکور فرماویں۔ (یکے از خریدار)

**سوال نمبر ۷۴** - آیورویدک صاحبان میں سے اگر کسی کو نسخہ ہائے (جوراسرت - رسائن اولیہ - جوہروٹی - چنتامنی وٹی - پنچ امرت پٹی - اچھا بیدی رس) معلوم ہو - برائے کرم موتر کیب استعمال وغیرہ رسالہ ہذا میں درج فرماویں - اور علاوہ اس کے اگر کسی کو آیورویدک کی عمدہ مجربات جس میں تمامی بیدک کی رس و رسائن و گھرت و امرت و کشتہ جات وغیرہ درج ہوں رسالہ ہذا میں انکے نام و پتہ و قیمت لکھدیویں - یوں تو ایسے مجربات مان سنگھ و امرت ساگر و قرابادین الہند وغیرہ کتابیں بندہ کے پاس بہت موجود ہیں۔ (یکے از خریدار)

**سوال نمبر ۷۵** - ماہ جون پر عالیجناب حکیم صاحب غلام حسین صاحب ساکن سملالی بار ثانی غور فرماکر کے ہر ایک کی توضیح کر دیویں مشکور ہونگا۔ کیونکہ حکیم شیخ غلام محمد کی جواب تسلی بخش نہیں ہے - اسی وجہ سے کہ نقرہ مچھلی کے باقی نظر انداز کر دیا ہے - اس لئے عرض ہے کہ حکیم صاحب آئندہ خیال رکھیں کہ ایسی ناممکن جواب لکھنے کی قصد نہ کریں - کیونکہ ایک تو رسالہ کی قیمتی صفحات سیاہ کرنا بے سود اور دوسرا تضیع زر اور عمل و محنت برباد۔ (یکے از خریدار)

**سوال نمبر ۷۶** - حکیم بابا سوبھا رام کو واضح ہو کہ دوائی سیز کا نسخہ تحریر فرماویں - جسکا ذکر آپ نے رفیق حیات بابت ماہ جنوری ۱۹۲۳ء بصفحہ نمبر ۱ کیا ہے۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں)

**سوال نمبر ۷۷** - نزلہ و زکام کو حکیم صاحب مرض بھی خیال نہیں کرتے

اور متقدمین انکو اُم الامراض فرماتے ہیں۔ جب تک اسکا شافی علاج حکیم صاحب نہ لکھیں اور ہم اس کی تصدیق بعد تجربہ کے نہ کریں۔ تب تک متقدمین کا قول سچا قرار پایا جاویگا۔ کیونکہ نزلہ وزکام نے خلقت کا دم ناک میں کر رکھا ہے۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں)

**سوال نمبر ۷۸**۔ جگر وطحال میں جس وقت اجتماع خون ہو رہا ہو اور ورم کی صورت بنی رہی ہو اور ساتھ بخار بھی ہو تو طب جدید نے کیا علاج مقرر کیا ہوا ہے تاکہ ان اعضاء پر مسکن اثر ہو کر ورم رُک جاوے۔ اور التہاب کبد وطحال کو آرام آجاوے۔ ( ؍؍ )

**سوال نمبر ۷۹**۔ سرفہ سیاہ یعنے بڑی کھانسی کی کیا فلاسفی ہے۔ جواب از روئے طب جدید ہو اور نسخہ بھی حکیم صاحب خود تحریر کریں باقی صاحبان کے نسخہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ( ؍؍ )

**سوال نمبر ۸۰**۔ ایک لڑکا عمر قریباً ۲ سال ہوگی۔ سرفہ سیاہ و بخار کی شکایت ہے۔ اور سوکھ کر ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ گیا ہے۔ پہلے پہل سرفہ کی شکایت تھی۔ ایک ماہ بعد بخار بھی جاری ہو گیا ہے۔ اور گرمی خشکی بھی بہت رہتی ہے۔ اب عرصہ دو ماہ کا ہو گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے قبض کی شکایت کے لئے کسٹرائل کا جلاب دیا جو کہ نہ لگا۔ اُلٹا پیشاب بھی بند ہو گیا۔ اور اب بھی تقطیر البول کی شکایت ہے۔ طب جدید کی رو سے کیا کیا جاوے۔ ( ؍؍ )

**سوال نمبر ۸۱**۔ ضیق النفس ہر قسم کی مفصل تشریح و فلاسفی حکیم صاحب مدیر رسالہ تحریر فرماویں۔ اور ساتھ علاج مجرب بھی۔ ( ؍؍ )

**سوال نمبر ۸۲**۔ مواد فاسدہ یعنے بلغم۔ صفراء وغیرہ از روئے طب جدید کس عضو کے کون سے نقص فعل سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کی کثرت پیدائش کو روکنے کے لئے کیا وسائل ہیں۔ ( ؍؍ )

**سوال نمبر ۸۳**۔ ورم طحال و بخار و ورم جگر و ضعف آں و سوء القنیہ

کے لئے طب جدید کی رو سے علاج درج کیا جاوے۔ جس سے ضعف جگر و ورم طحال کو آرام آجاوے اور خون صالح پیدا ہونے لگے۔ (ع)

**سوال نمبر ۸۴**۔ جناب حکیم صاحب پنڈت میلارام سرمالہ کلاں کو واضح ہو کہ ورم طحال یعنے تاپتلی کا جو نسخہ سالہ بابت ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں درج فرمایا ہے اس کی خوراک سویرے نہار منہ پلائی جاوے یا کہ بعد روٹی کے اور دن میں ایک دفعہ یا کہ دو دفعہ واپسی جواب سے مطلع کریں۔ (ع)

**سوال نمبر ۸۵**۔ بعض اشخاص کو مغز جمالگوٹہ وغیرہ سخت جلاب بھی عمل نہیں کرتے۔ اس کی کیا وجہ ہے اور نہ وہ جلاب قے کے ذریعہ اور نہ اسہالوں کے ذریعہ نکلتے ہیں۔ بعض کو بلا تکلیف اور بعض کو بہ تکلیف ہضم ہو جاتے ہیں۔ بالکل بغیر کسی قسم کی تکلیف کے جلابوں کا ہضم و جذب ہو جانا کن وجوہ سے ہے جواب بادلائل ہو۔ (ع)

**سوال نمبر ۸۶**۔ طب الہامی علم ہے یا کہ ظنی و قیاسی جواب بادلائل ہو۔ (ع)

**سوال نمبر ۸۷**۔ مقوی باہ نسخہ جات کے ساتھ ترشی کا سخت پرہیز کتب طبیہ میں مندرج ہے اور حکیم لوگ بھی مقوی باہ دوا دیتے وقت ترشی کا سخت پرہیز کرانے کی تاکید کرتے ہیں۔ لیکن باعث حیرانی ہے کہ بعض بعض نسخہ جات مقوی باہ کے لئے نشاستہ دو دو سو بلکہ تین تین سو عدد آب لیموں بذریعہ کھرل جذب کئے جاتے ہیں۔ اور گولیاں تیار کی جاتی ہیں۔ کیا یہاں ترشی قاطع باہ و مرقق خون و منی اثر رکھنے کے مقوی باہ و مغلظ خون و منی ہوتی ہے۔ میں اس بارہ میں جواز و نہی محموضات کی تشریح بادلائل پختہ چاہتا ہوں۔ (ع)

**سوال نمبر ۸۸**۔ قے سوزش معدہ کی علامت ہے۔ جیسا کہ طب جدیدہ نے معلوم کیا ہے۔ لیکن دوسرے آدمی کو قے کرتے کرتے دیکھ کر

بعض آدمیوں کو قے کا آجانا یا کہ مکھی کے نگل جانے سے فوراً قے کا آجانا سوزش معدہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یا کہ دل کے ساتھ اور اسقدر جلدی اور خاصکر دیکھکر بھی سوزش معدہ ہوسکتی ہے۔ ( ۔ )

**سوال نمبر ۸۹** - پسینہ آور ادویہ ضعف بدن ہیں لیکن گرمیوں میں پسینہ بہت آتا ہے تاہم ضعف کا ظاہر نہونا اس کی کیا وجہ ہے۔ پسینہ تراوش خون کا نام ہے یا کہ کوئی اور معاملہ ہے۔ اس کی فلاسفی کیا ہے۔ (۔)

**سوال نمبر ۹۰** - میری والدہ کو عرصہ دراز سے مرض اُل یعنی سیل چشم پڑتے ہیں۔ انکے واسطے ناظرین حکیم ڈاکٹر وید اپنے مجربات میں سے جو اس مرض سیل چشم کو فوراً دور کرے۔ لگانے کھانے نسوار یا دیگر کوئی طریقہ جانتے ہوں جواب دیکر مشکور فرماویں۔ ثواب دارین حاصل کریں۔ جواب کا منتظر

(منشی کالیداس حکیم حاذق کلاس موضع شانتی نگر)

---

# تازہ خبریں

**مدراس میں مفت لازمی تعلیم** - مدراس میں ایروڈ کی میونسپلٹی نے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے مفت لازمی تعلیم کا ریزولیوشن پاس کیا ہے مسلمان لڑکیاں اس سے مبرا ہونگی۔

**ڈاکٹر سیرو کا استعفے** - ڈاکٹر تیج بہادر سیرو ممبر قانونی گورنمنٹ ہند نے شملہ کی آب وہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے استعفے دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اور اگلے سال پہاڑ کے سیزن سے پہلے ہی گورنمنٹ انہیں سبکدوش کردیگی۔

**سلطانی عطیے** - سلطان المعظم نے ۱۴ لاکھ ۵۳ ہزار قرش جامع مسجد مرادپاشا واقع بغداد و جامع غازی واقع خداوندگار و جامع سلطان محمد فاتح واقع قسطنطنیہ کی ترمیم کیلئے دیئے ہیں اور ۲ ہزار لیرہ مکہ معظمہ میں شفاخانے کی تعمیر کے لئے عنایت کئے ہیں۔

# معزز ہمعصر حامی الصحت توجہ فرمائیں

السلام علیکم۔ آپ نے اپنے رسالہ حامی الصحت کے اجراء سے روپیہ کمانا مقصد قرار نہیں دیا تھا۔ بلکہ صرف فن وقوم کی خدمت کرنا مقصود تھا۔ جیسا کہ آپ نے اجراء رسالہ پر بڑے زور سے اسکا اظہار فرماکر ہمدردان طب کو یقین دلایا تھا اور پھر حامی الصحت کی خصوصیات کا ذکر فرماتے ہوئے قدیم وجدید مسائل طبیہ کی تحقیقات اور انکشاف اور پھر انکے باہم تطبیق دینے کا بھی ادعا کیا تھا۔ بلکہ اب تک بھی زبان قلم سے انہیں امورات کا اقرار فرمارہے ہیں۔ مگر افسوس کہ عمل سے آپنے تاحال ثابت نہیں کیا۔ کہ آپ رسالہ کے ذریعے جلب منفعت نہیں بلکہ محض علمی و فنی خدمت سرانجام دے رہے ہیں جسکا ثبوت عنقریب دیتا ہوں۔ لیکن پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جن لوگوں کا مطمح نظر صرف روپیہ کمانا ہوتا ہے وہ ہمیشہ عام ناظرین کے خیالات کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنے حلقہ کے عام افراد کی خواہشات کے مطابق مضامین لکھا کرتے ہیں اور کوئی ایسا مضمون جو عوام کی خواہشات اور خیالات کے بظاہر خلاف معلوم ہوتا ہو۔ اس کے اندراج سے ہمیشہ مجتنب رہا کرتے ہیں۔ خواہ وہ مضمون سراسر صداقت پر مبنی ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ بعض بندۂ زر تو یہاں تک بھی کر گذرتے ہیں کہ اپنے خریداران کی عام رو کے خلاف ایک سچی بات کو سچی سمجھتے ہوئے بھی اس کی تردید کرنا اپنا ماٹو بنالیتے ہیں لیکن برعکس اس کے جو لوگ محقق ہوتے ہیں وہ ہر ایک سچی بات کو بلا خوف لومتہ لائم کے ظاہر کرنا واجب جانتے اور بجائے خود عوام کے پیچھے لگنے کے انکو اپنے پیچھے لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسقدر تمہید کے بعد میں آپکے طرز عمل کے متعلق کچھ لکھتا ہوں۔ لیکن بخدا کسی قسم کی دل آزاری کے لئے نہیں بلکہ اظہار حقیقت کی خاطر بطور

شکایت برادرانہ عرض کرتا ہوں - وہ یہ ہے کہ میں باور نہیں کرسکتا کہ آپکو انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کا علم نہ ہو۔ کیونکہ آپ کے ایڈیٹوریل سٹاف میں ایک نہیں بلکہ دو بزرگ ایسے ہیں جو انجمن مذکور میں شمولیت کا اقرار فرما چکے ہوئے ہیں - اور انجمن کی ہر ایک تحریر انکی خدمت میں پہنچائی جاتی رہی ہے - چنانچہ رسالہ تبصرہ جب سے جاری ہوا ہے انکی خدمت میں برابر پہنچتا رہا ہے - پھر اب جب سے حامی الصحت جاری ہوا ہے تو اسکے تبادلہ میں تبصرہ بھی برابر دفتر حامی الصحت میں بھیجا جاتا رہا ہے - اس واسطے یقینی امر ہے کہ آپ انجمن خادم الحکمت اور بانی انجمن کی تمام علمی و عملی کارگذاریوں اور اس کی جدید تجویز سے بھی بخوبی واقف ہیں - مگر باوجود اس کے آپ نے کبھی اسکے متعلق ایک حرف تک نہیں لکھا - البتہ جناب حکیم غلام محمد صاحب آف راولپنڈی کے دو مضمون شائع کر دیئے تھے لیکن اس کے بعد جب حکیم ڈاکٹر دلبر حسن صاحب (پٹیالہ) نے لکھا کہ ایسے مضامین جو اصول طب کے خلاف تنقید کرتے ہیں وہ شائع نہ کئے جائیں - تو آپنے زبان قلم سے تو ایسے تنقیدی مضامین کی ضرورت اور فضیلت ظاہر کردی لیکن عمل سے اسکے خلاف ثابت کیا - کیونکہ اسکے بعد حکیم غلام محمد صاحب کے مضامین کی اشاعت بند کردی - چنانچہ وہ شاکی ہیں کہ عرصہ سے انکے مضمون کی باری نہیں آتی - پھر آپنے حکیم ڈاکٹر دلبر حسن صاحب کے جواب میں چند فقرات میری نسبت بھی لکھے تھے - جس میں ظاہر فرمایا تھا کہ ہم حکیم احمد الدین صاحب شاہدروی کے خیالات سے واقف ہیں - لیکن ہماری رائے میں انکو اسقدر وقعت نہیں دی جاسکتی جیسا کہ حکیم شیخ غلام محمد صاحب کا خیال ہے - اور پھر یہ بھی لکھا کہ حکیم احمد الدین صاحب کے دلائل فنی حیثیت سے بہت ہی ضعیف اور ناقابل اعتناء ہیں - موقعہ ملنے پر ہم انپر ضرور بحث کرینگے -

ہم اس آپ کی تحریر پر نہایت خوش ہوئے - چنانچہ ہم نے رسالہ تبصرہ

بابت اپریل میں اسپر خوشی کا اظہار بھی کیا۔ لیکن آپ ہیں کہ عملی رنگ میں ابتک خاموش ہیں۔ آج آپکو وعدہ کئے ہوئے نصف سال کے قریب گذر چکا ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ حامی الصحت کا ایڈیٹوریل سٹاف بھی نصف درجن کے قریب ہے۔ پھر باوجود اینہمہ اگر اب تک میرے خیالات پر بحث کا موقعہ آپکو نہیں ملا تو پھر سوائے اسکے اور کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ آپ خریداروں کے مذاق سے ڈرتے ہوئے اس طرف نہیں آتے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ آپ طب جدید کے ہر ایک خیال کی تائید کریں۔ مگر یہ کہاں کی خدمت فنی ہے کہ ایک شخص جو بقول آپکے غیر وقیع اور ضعیف خیالات کی اشاعت کر رہا ہے۔ اور اطباء ملک کا ایک حصہ اس کی غلط باتوں کو تسلیم کر چکا ہے۔ لیکن پھر بھی آپ اسکی تردید کر کے اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہوتے۔ ہم نے جو نتیجہ نکالا ہے ممکن ہے کہ یہ غلط ہو اور حقیقت میں اس خاموشی کے وجوہات کچھ اور ہوں۔ بہرحال اڈیٹران حامی الصحت کو لازم ہے۔ کہ اس اعتراض کو عملی رنگ میں رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے وعدہ کا ایفا فرما کر مشکور فرمائیں۔ والسلام۔ مدیر

---

# نئی تحقیقات و تجربات

عنوان بالا کے ماتحت اب تک بہت عمدہ عمدہ نسخہ جات شائع ہو رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ بہت ہی مفید بھی ہے۔ لیکن وہ چوٹی کے نسخہ جات جو نہایت محنت یا صرف زر کثیر سے اطباء نے حاصل کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جو انکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ ایسے نسخے ابتک کم شائع ہوئے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ انکو ظاہر کرتے ہوئے ہمارے دوستوں کو بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ حتےٰ کہ ممبران انجمن ہائے حکمت بھی جن سے بموجب قواعد ممبری پہلے اقرار لیا جاتا ہے کہ اپنے بھائیوں کو

ہر قسم کی طبی معلومات سے بلا کسی قسم کے بخل اور تنگدلی کے مستفید کرینگے
وقت پر تنگدلی دکھاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی شرائط پیش کر کے اس
مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں۔ ایسے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ منجملہ
انکے ایک واقعہ نسخہ حیات نسواں کے متعلق پیش آیا تھا۔ حکیم سید
فضل حسین صاحب امرتسری موجد حیات نسواں ایک ایسے بزرگ ہیں
جن کے متعلق مجھے پورا یقین ہے کہ وہ نہایت وسیع القلب اور انجمن
خادم الحکمت کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ اور انجمن کے پہلے اراکین
میں سے ہیں۔ لیکن جس لیت ولعل کے بعد انہوں نے حیات نسواں کا نسخہ
بتلایا تھا وہ مجھے ہی معلوم ہے۔ دوسرا واقعہ حکیم محمد علی صاحب آزاد کے
متعلق ہے جو مجلہ طبیہ دہلی کے سابق اڈیٹر تھے۔ اُنہوں نے خنازیری
دق کا مجرب نسخہ باوجود بار بار کی یاددہانیوں کے بھی نہ بتلایا بلکہ میرے
زیادہ اصرار پر یہاں تک بگڑے کہ میرے خطوط کا جواب تک دینا چھوڑ
دیا حتےٰ کہ ممبری سے ہی مستعفی ہو گئے۔ بلکہ رسالہ کی خریداری سے بھی
دست بردار ہو گئے۔ مگر وہ نسخہ نہ بتلایا۔ تیسرا واقعہ حکیم غلام حسین صاحب
سملال والے کے متعلق پیش آیا اُنہوں نے ایک نہایت اعلےٰ معرق نسخہ
بتلانے سے اسقدر پس وپیش کیا اور اسقدر شرائط پیش کرنے لگے کہ
میرا دل تنگ پڑ گیا۔

میں نے اس واسطے انجمن کی بنیاد ڈالی تھی کہ کم از کم ممبران انجمن تو
اپنے اقرار اور عہد کی خاطر اپنے سینہ کے رازوں کا افشاء کر دینگے لیکن
جب ایسے واقعات کے وقت میں نے اپنے دوستوں کو انکے اقرار یاد دلائے
تو انہوں نے صاف کہدیا کہ ہمارا اقرار صرف ممبران کے ساتھ فیاضی کا ہے
نہ کہ ہر ایک ایسے شخص سے جو صرف تین روپیہ سالانہ دیکر خریدار
بن جائے۔ اور انجمن کے کاموں میں کسی قسم کا حصہ بھی نہ لے۔ یہ انکا عذر
بھی کسی حد تک معقول نظر آتا ہے۔ کسی حد تک اس واسطے لکھا گیا ہے

کہ اگرچہ مذہبی رنگ میں تو عام فیاضی اعلےٰ اخلاق اور بہت بڑی نیکیوں میں سے شمار کی جاتی ہے ۔ لیکن تاہم معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی فطرت انسانی میں داخل ہے کہ بلا کسی قسم کی محبت یا تعلق کے فیض کرنا سخت مشکل ہے ۔ خصوصاً جس چیز کو نہایت محنت اور جانفشانی سے حاصل کیا گیا ہو مفت میں لٹانے کو ہرگز ہرگز دل نہیں چاہتا ۔ دنیادار تو کجا رہے پیشوایان مذہبی کی لائف میں بھی بعض ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں ۔ جن کے ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے ۔ کیونکہ طبی رسالہ ہے ۔ اور نیز مضمون کے طویل ہو جانے کا خوف ہے ۔ اسی فطرت کا تقاضا ہے کہ متقدمین اطباء و حکماء بھی اپنے خاص نسخے اور راز کی باتیں اپنے خاص شاگردوں اور خادموں کو ہی بتاتے تھے ۔ عوام کو نہیں اور آج یورپ بھی جو کہ فیاضی کا مدعی ہے بغیر کسی تبادلہ کے اپنے خاص تجربات کو ظاہر نہیں کر سکتا ۔ چنانچہ ان کی پیٹنٹ دوائیں مشہور عالم ہیں ۔ نیز بعض نسخے جو ظاہر کئے گئے ہیں سانکے موجدوں نے ہزارہا روپیہ لیکر بتلاتے ہیں ۔ جسپر تاریخ گواہ ہے ۔

حکیم غلام حسین صاحب سلال والے کے پاس جہاں تک میرا علم ہے بہت سے اعلےٰ اعلےٰ نسخے موجود ہیں ۔ جو انہوں نے نہایت محنتوں ۔ خدمتوں اور صرف زر کثیر سے حاصل کئے ہیں ۔ بہت کم طبیب ہیں جنہوں نے اسقدر محنتوں سے نسخے حاصل کئے ہوں ۔ اور پھر عام روپیہ خرچ کر کے ان نسخوں کا خود تجربہ کیا ہو ۔ پہلے تو وہ اپنے نسخہ جات ظاہر کرنا ہی بالکل نہ چاہتے تھے ۔ مگر انکے محب صادق جناب شیخ غلام محمد صاحب حکیم راولپنڈی کے وعظ سے متاثر ہو کر وہ انجمن کے ممبر بنے اور نسخوں کو ظاہر کرنے لگے ۔ حتےٰ کہ پھر اس معرق نسخہ پر آکر جو ایک قزاق سے انہیں مدتہا یہ شرط پیش کر دی کہ کم از کم بیس روپیہ اعانت رسالہ میں جو شخص دے اسکو یہ نسخہ بتلایا جائے یا ایک ہزار روپیہ سب کے سب

خریداران رسالہ ملکر جمع کر دیں جو رسالہ کی اشاعت میں کام آئے تو میں عام طور پر رسالہ میں اس کو شائع کرا دیتا ہوں۔

اگرچہ یہ ان کی شرائط کسی نفسانی غرض سے نہ تھیں اور نہ ہی بخل تھا بلکہ اصل میں فطرت کا تقاضا تھا۔ جیسے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ اپنی محنت کی داد ایک قومی کام کی ترقی کے رنگ میں لینا چاہتے تھے۔ جو کہ ایک قسم کی فیاضی ہی تھی۔ لیکن مینے انکے ایسے خطوط کو شائع نہ کیا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ ناظرین بجائے اس کے کہ مالی ایثار سے کام لیتے ہوئے ایک قومی آرگن کی تقویت اور صاحب نسخہ کی عزت افزائی کریں۔ اُلٹا اس تجویز کو طرح طرح کے مکر و فریب وغیرہ پر محمول کرینگے جس سے رسالہ کی تقویت تو کجا بلکہ بدظنی پیدا ہو کر پہلی قدر و منزلت میں بھی تنزل اور کمی واقع ہو جائیگی۔

اس واسطے مینے حکیم صاحب موصوف سے عرض کی کہ چونکہ اس نسخہ کے متعلق رسالہ میں آپ ذکر کر چکے ہیں اور عام ناظرین کو اسکا اشتیاق ہو چکا تھا۔ لہذا آپ میری خاطر یہ نسخہ ضرور شائع کرا دیں۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ جیسے چاہے کریں۔ مگر پھر بھی اپنے خاص الخاص نسخے ممبران انجمن تک پہنچانے میں ضرور کوشش کریں۔ سو میں انکا نہایت ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے وہ نسخہ بھیجکر اس کی عام اشاعت کی اجازت دیدی ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی چند بہت ہی اعلےٰ نسخے ممبران انجمن خادم الحکمت کو بتلانے کا انہوں نے اقرار فرمایا ہے جو کہ جلسہ میں عام طور پر ظاہر کئے جائینگے جس سے غیر ممبر اصحاب بھی جو جلسہ پر تشریف آور ہونگے محروم نہ رکھے جائینگے گویا کہ حاضرین جلسہ کی خدمت میں بطور تحفہ کے حکیم صاحب پیش فرمائینگے

نسخہ معرق حکیم صاحب کی اپنی قلم کا لکھا ہوا درج ذیل ہے۔ مدیر

(۱) کپڑا مارکین جو کہ ایک بالشت مربع شکل کا ہو۔ پہلے اسکو دھو ڈالو

تاکہ اُس کے اندر کدورت نہ رہے - بعد اچھی طرح سے خشک کرلیں - پھر دھتورہ اور مدار کے پتوں کا رس ہر دو جو کہ وزن میں برابر ہوں - آپس میں ملادیں پھر شنگرف ۳ ماشہ لیکر اسقدر کھرل کریں کہ اُس کے اندر چمک باقی نہ رہے بعد اُس کے ہر دو عرق ملاکر چار پہر تک کھرل کریں - اور کپڑا کو اُس کے اندر بھگودیں - بعد سایہ میں خشک کریں (عرق ہر دو بوٹی کا اسقدر ہو - کہ کپڑا بھگونے کے بعد نچوڑنے کی حالت نہ پڑے) -

(شنگرف اسقدر کھرل ہو کہ کسی جگہ کپڑے پر نشان شنگرف کا ظاہر معلوم نہ ہو)

بعد خشک ہونے کے بناڈالو - یہ وزن کل ایک بتی کا ہے -

(۲) **علاج کرنے کی ترکیب** - کیا کیا سامان آپکو مہیا کرنا چاہئے پہلے بانس کی لکڑی کا ایک مثلث شکل کا بناؤ -

اور وہ لکڑی اسقدر بلند اور چوڑی ہو - کہ اُس کے اندر ایک کُرسی جو کہ بنی ہوئی ہو رکھی جاوے - اور اُس کے اندر مرد یا عورت یعنے مریض اچھی طرح سے بیٹھ سکے (لیکن برہنہ ہو) اور مریض کے سامنے ½ گز کے فاصلہ پر چراغ جلاکر رکھا جاوے - جس کا عکس تمام بدن پر پڑے - اور لکڑی کے اوپر ایک ٹاٹ اُسی قسم کا بنواکر چڑھایا جاوے - تاکہ چراغ کی روشنی باہر کی طرف نہ جاوے - جس وقت عکس چراغ کا وجود کے اوپر پڑے گا - اُس وقت ایک دم سے تمام والوں کے اندر سوراخ ہوکر پسینہ کا نکلنا شروع ہو جاوے گا - چراغ کے نیچے ایک دوسرا برتن رکھا جاوے تاکہ گھی چراغ کے نیچے نہ گرے - دھواں نہ ہوگا -

(۵) جب یہ عمل ختم کرنا ہو - تو ایک دم سے چراغ کو بجھادو - اور مریض کو جو کہ بالکل برہنہ ہے - ایک دم سے چاروں طرف گرم کپڑا اس طرح سے لپیٹا جاوے کہ ہوا بالکل وجود کو نہ لگے - ورنہ نقصان کا اندیشہ

ہے - اور چارپائی جو کہ پہلے ہی سے پاس بچھی ہوئی ہو - سُلا دیوے - سولاتے وقت خالص ہرنولی کا تیل شمار دُو دُو قطرہ آنکھ - کان اور ناک میں ڈالنا -

**پرہیز** - روٹی دن میں کھاوے - شام کے ۵ بجے کے بعد کوئی چیز نہیں کھا سکتا - اس سے پہلے کھا سکتا ہے - اور پانی علاج کے بعد بالکل بند اچھا ہونے کے بعد غسل صحت کا دینا - ورنہ بالکل نہانا بند - خوراک صرف گھی اور روٹی گیہوں باقی ہر ایک چیز کا پرہیز -

**نوٹ** - سوائے جذام کے تمام بیماروں کا سر لکڑی اور کپڑی سے باہر ہو - صرف جذام والے کا سر اندر ہو - باقی مریضان کے لئے ٹاٹ جو بنایا جاوے اُس کی تنی گلے کے ساتھ باندھی جاوے - تاکہ روشنی گلے کے اوپر باہر کی طرف نہ جاوے -

## فدائے طب و اطباء

حسب الحکم آنجناب کے ہم نے نمونہ مقناطیس کے لئے دواخانہ نئی زندگی کے نام کارڈ ارسال کیا جواب ندارد - پھر دوسرا کارڈ ارسال کیا - بعد دو ہفتہ مندرجہ ذیل جواب ملا (آپنے ایک تولہ مقناطیس کا خریدنا چاہا گویا بڑی جائداد خریدی مجھے کونسی ضرورت پڑی ہے - کہ میں ایک روپیہ کی خاطر پہلے نمونہ پاس کراؤں پھر آپکی منظوری حاصل کروں پھر دوبارہ پارسل روانہ کروں مقناطیس اب بند نمونہ اور شرط کے نقل چکا ہے - اب بالکل باقی نہیں ہے) **نوٹ** - دیکھئے اس تحریر میں سچائی کو چھپانیکی کسقدر کوشش کیگئی بھلا ایسے آدمی مردہ طب کو کب تک زندہ رکھ سکتے ہیں اور طب اطباء کی کہاں تک خدمت کر سکتے ہیں - اس مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہو سکتا ہے - جب اصلی چیز موجود ہو تب نمونہ دینے میں کیا نقصان ہو سکتا ہے - اگر موجود نہ ہو تو صاف انکار کافی ثبوت ہے - اس دواخانہ میں نئی زندگی کے مالک فدائے طب نامی عمدۃ الحکماء ڈاکٹر پیرزادہ سید عبد اللہ شاہ ایچ ایچ ایل ایم ایس - ایچ ایم بی جیسے نامور مشہور جید دولت والونکی یہ حالت ہو تو معمولی آدمی کیا خدمت مردہ طب کو زندہ رکھنے میں کر سکتے ہیں - اصل کارڈ موجود ہے اگر حکم ہو بھیجا جا سکتا ہے - (**خاص نوٹ**) حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب کندیاں مقناطیس کے اصلی ہونیکی